جلد ۱۲ | بمبئی بروز دوشنبہ ۵ جمادی الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۷ جون ۱۹۰۷ء | نمبر ۲۱

مقدمہ مبتلا بخش

خدا جزائے خیر دے

مدت ہوئی کہ اشاعت اسلام ترقی ہو مسلمانوں میں [illegible]
کا خیال پیدا ہوا ہے اور عملی مذہبی اور علمی حیثیت سے
ترقی [illegible] [illegible]
[illegible]

عورتوں نے میدان مارا

انگلستان کی عورتوں نے کمال کیا ہے ہندوستان کے مرد قصہ سن کر [illegible]
جس کا [illegible] [illegible] کی خبر چھپ چکی ہے
[illegible] میں داخلہ کا خیال ہوا تو وہ کونسل کی
ممبروں کی [illegible] ہوگئے گرفتار ہوئے نازک
ہاتھ پاؤں کو لوہے کی زنجیروں میں جکڑا گیا قید کی
[illegible]

زبردست کا لٹھہ کاندھے پر

روسیوں نے پہلے جب جاپان سے جنگ کی تو انکی نسبت
بہت کچھ [illegible]
[illegible]

صرف نظر انصاف چاہئے

یورپ والے قسمت کے مارے سلطنت ٹرکی پر جو چاہیں الزام لگائیں کوئی تعجب کی بات نہیں ۔ کیونکہ اونہیں عام طور پر مسلمانوں سے دلی خصومت ہے اور ایک اسلامی سلطنت اپنے درمیان اس جاہ و جلال کے ساتھ دیکھنے کی تو اونہیں تاب ہی نہیں ۔ پھر اگر وہ اس سلطنت کو جاہل ۔ بے تہذیب ۔ کمزور ۔ کنگال وغیرہ کہیں تو ہم حرف بھی کیا کہہ سکتے ہیں کہ یہ تقاضائے فطرت ہے حضور سلطان المعظم پر یوروپین اخبارات جو ذاتی حملے کرتے ہیں ۔ اون سے ان اخبارات کے دلی حسد کا پتہ لگتا ہے ۔ حالانکہ ہم بڑے دعوے کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں ۔ کہ اس زمانہ میں یورپ بھر میں اعلیٰ حضرت کا ہمپایہ کوئی حکمران نہیں ہے ۔ انصاف رحم ۔ سخاوت ۔ جفاکشی اور فہم و تدبیر میں انکا کوئی ایک شخص مقابلہ نہیں کر سکتا ہے اگر ان کی طرح اور کسی بادشاہ کی اکیلی ذات پر تمام امور سلطنت کے انتظام کا دارومدار ہوتا تو آنکھیں کھل جاتیں ۔ پارلامنٹوں اور کونسلوں کی مدد سے سلطنت کرنا اور بات ہے ۔ مگر بیوفا افسروں اور باغی افسروں میں محصور رہکر اس حسن انتظام سے سلطنت کو ترقی دینا اعلیٰ حضرت ہی کا کام تھا ۔ اوس وقت کو دیکھئے جب عنان حکومت آپ کے ہاتھ میں آئی ۔ اور اس زمانہ کا اس سے مقابلہ کیجئے تو پتہ لگے کہ جس اکیلی ذات کی کوشش سے قلیل عرصہ میں یہ کایا پلٹ ہوگئی کیا [illegible] حکمران اس زمانہ میں کوئی ہے ہی نہیں

یورپین اخبارات کی خیانت چشم اڈیٹر

بہت ہی شرمناک پیرایہ میں اپنے دلی بغض و کینہ کا اظہار کرتے ہیں ۔ اسیطرح حکومت ٹرکی پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انکے انتظام میں بہت اندھیر ہے ۔ رعایا ہر طرف نالاں ہے ۔ تجارت سست ہے ۔ فوج تنخواہوں کیلئے روتی ہے ۔ خزانہ خالی ہے ۔ اور افسران سرکاری رعایا کو بیرحمی سے لوٹ رہے ہیں مگر ہمیں سلطنت ٹرکی کے جو حالات معلوم ہوتے ہیں ۔ انہیں اخبارات کے ذریعہ ۔ اس لئے اونکی یاوہ گوئی کے لئے قوی دلائل پیش کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے ۔ مگر خدا کی قدرت کہ انہیں میں کوئی شخص ایسا منصف مزاج نکل آتا ہے کہ اون کی دروغگوئی طشت از بام ہو جاتی ہے ۔ اور ان کے ہر الزام کی بہت ہی مدلل طور پر تردید ہو جاتی ہے پیرس کی مجلس شوریٰ کے ایک ممبر نے سیاحت ممالک ٹرکی سے ذاتی تجربہ حاصل کرکے مجلس شوریٰ میں ایک پرزور تقریر کر حاسدوں کے منہ میں خاک ڈالی ہے اسکے بیان کے مطابق ٹرکی میں کوئی محکمہ ایسا نہیں ہے جو برسر ترقی نہ ہو ۔ علم صنعت تجارت اور پولیٹیکل انتظام کی اوسنے داد دی ہے ۔ اور اس روز افزوں ترقی پر سخت حیرت ظاہر کی ہے ۔ آمدنی کی متعلق بھی اسنے کہا کہ ایک قلیل عرصہ میں بہت کچھ اضافہ ہوا ہے ۔ صرف محکمہ ریلوے ہی میں گذشتہ سال ساڑھے پانچ کروڑ فرانک زیادہ آمدنی ہوئی غرضکہ ہر طرح ملک سرسبز ہے اور بہت سرعت کے ساتھ مدارج عروج طے کر رہا ہے ۔

ان بزدلونسے اور کیا ہو سکتا ہے

ابھی مرتے ہندوؤں نے مسلمانوں کو ذلیل کرنیکی کوشش میں ایسی منہ کی کھائی ہے کہ اب وہ شرمناک سے شرمناک کاروائی میں بھی پس و پیش نہیں کرتے کیا انہیں بندروں سے مسلمانوں کو امید اور ہو سکتی ہے جو موقع پاکر مسلمانوں کی جان لینا بھی اپنا فرض خیال کرتے ہیں ہرطرف سے جب مایوسی ہوئی اور وہ بغاوت کی آخری کوشش میں بھی انہیں ناکامی سے پالا پڑا ۔ تو شاید یہ ارادہ کر لیا ہے کہ جہاں انکا داؤ مسلمان نظر آئے تو اوسکی گردن اوڑا دیں ایک بہت بڑے سودیشی حامی اور سنگھ کے چیلے نے جب دیکھا کہ ہمارا باپ ہر بات میں جان لڑا رہا ہے اور ہمیں مسلمانوں کو اسقدر زحمت دیتی ہے تو جھوٹ میں بھی اپنے باپ کا ہاتھ بٹاؤں ٹوپی والنٹیری کا چشمہ لیا اور کسی بھولے بھٹکے مسلمان کی تاک میں لگا رہا ۔ بدقسمتی سے ایک مسلمان نوجوان اوسکے ہتھے چڑھگیا اس رستم خان کے بولے ساری انسانیت کو بالائے طاق رکھکر سودیشی نعرہ لگایا اور سگ وحشی کی طرح اس شامت زدہ مسلمان پر جا پڑا ۔ اول تو وہ تنہا تھا اس بہادر ہندو نے ایسی بیخبری سے اوسپر حملہ کردیا کہ وہ سنبھل بھی نسکا ۔ اور اوس ظالم کا حربہ اپنا کام کر گیا اس سنگدل بیرحم نے ایک ہی وار پر قناعت نہ کی بلکہ جہاں تک اوسکے ہاتھ میں طاقت تھی متواتر وار کرتا رہا ۔ یہاں تک کہ اس غریب مسلمان کا سارا بدن زخموں سے چور چور ہو گیا اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا ۔ اور وہ مردود قصور کرکے بہادر ہندو فرار ہو گیا اور ابتک اسکا پتہ نہیں لگا

از نیش نوش نمی آید

آفت زدہ ہندوستانیوں کی اب یہ حالت ہوگی کہ ذراسی بات سے اونہیں بڑی بڑی امیدیں ہو جاتی ہیں جیسے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہو جاتا ہے اوسیطرح اونہیں ہر ایک شخص کی ہمدردی کی امید ہو جاتی ہے۔ اونکے کسی ہمدرد کو وزارت مل گئی خوشی کے مارے بانسوں اوچھلنے لگے کہ اب ہماری خوش قسمتی کا زمانہ آگیا کیونکہ کانگریس کا ایک بہت بڑا حامی سلطنت کا رکن اعظم ہوا ہے اور وہ ضرور ہندوستانیوں کی مصیبتوں کو دور کرنے کی کوشش کریگا وہ نادان یہ نہیں سمجھتے کہ یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ کسی خاص شخص سے کوئی واسطہ نہیں وزارت کی کرسی ہی میں کچھ ایسا اثر ہے کہ جو اوس پر بیٹھا ہندوستان کا بدخواہ ہو جاتا ہے اب جو لندن ٹائمز کا نامہ نگار ہندوستان میں آگیا۔ تو کوتاہ فہم دلوں کو یہ امید ہو گئی کہ ہماری مصیبتوں کی تصویر آنکھوں سے دیکھکر انگلینڈ والوں کے سامنے پیش کریگا۔ مگر این خیال است و محال است و جنون سرکار عالیہ کے معتبر حکام کی کارروائیوں کی دھجیاں اوڑانے کی لندن ٹائمز کے نامہ نگار سے امید رکھنا سخت حماقت ہے۔ بھلا اسے ہم سے ہمدردی کیوں ہونے لگی تھی یہ تو اپنی حکومت کی خوش انتظامی ہی کا راگ گائیں گے۔ اور اگر پارلیمنٹ کے بعض ممبروں کو جسے ہمدردی ہو بھی گئی تو اوس کو دفع کرنیکی کوشش کرینگے۔

یہ کیسا اوچھاپن ہے

بس سرکاری افسروں نے احکام ایسے بزدلانہ سمجھتے ہیں کہ ہماری عالی حوصلہ گورنمنٹ اون سے بدنام ہوتی ہے اور رعایا کے دلوں سے اوسکا رعب اوٹھ جاتا ہے۔ ہندوستانیوں کا آجکل یہی حال ہے کہ ہو تو کچھ بھی نہیں سکتا مگر ہر شخص خود کو رستم کا پٹھا خیال کرتا ہے۔ اب جس قہوہ خانہ میں بیٹھئے یہی سنیں گے کہ ہماری گورنمنٹ بہت بزدل اور کمزور ہے صرف ہماری نااتفاقی نے اوسے شیر بنائے رکھا ہے اور یہ کیا عمل ہے رہ ہیں اگر ہمارا یہی ہے کہ ہم جو ذرا ہمت کرکے ہشت مشت پر تیار ہو جائیں تو وہ ابھی ہمیں ہو کہ ایسے گپ بازوں کو جو کسی سرکاری افسر کے بے ٹکے حکم کی خبر لگ جاتی ہے تو وہ اوسمیں بزدلی کا پہلو نکالکر بڑے وثوق کے ساتھ یہ کہتے ہیں دیکھو ہم نہ کہتے تھے کہ گورنمنٹ بڑی ہی بزدل ہے ذراسی بات سے اسے ایسا خوف ہو جاتا ہے کہ فوراً کسی ترکیب سے اسکا اثر زائل کرنیکی کوشش کرتی ہے سرکاری افسروں کو چاہئے کہ ایسے احکام کے نفاذ سے بچے رہیں جنسے ذرا بھی اوچھاپن ظاہر ہوتا ہو۔ سنا ہے کہ ایک محکمہ کے اعلیٰ افسر نے اپنے ہندوستانی سکرٹری کو حکم دیا کہ فلاں فلاں اخبارات خرید نہ کئے جائیں۔ کیونکہ ان میں محکمہ پر اونکا باغیانہ اثر پڑے گا۔ اور پھر ہمیں وقت کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اچھا تو فرمائیے کہ ایسے حکم کا عوام پر کیا اثر ہوگا وہ یہی سمجھینگے کہ گورنمنٹ ہماری بغاوت سے بہت ڈرتی ہے اور اخبارات کے پیچھے جیسے اون کے دلیر تحریر جیسا کام دیتے ہیں اور اسلئے خصوصیت کے ساتھ جو اخبار

بائکاٹ کو کیسے بائکاٹ کریں

گورنمنٹ نے پہلے تو یہ خیال کیا تھا کہ بائکاٹ کی تجویز سے پولیٹیکل معاملات کو کوئی واسطہ نہیں ہے۔ ہندوستانی اپنی تجارتی ترقی کی خاطر اس تجویز پر عمل کرنا چاہتے ہیں اور اس میں مداخلت کرنیکا ہمیں کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ مگر اب تو یہ خیال ہوا ہے کہ اسی لفظ میں کوئی ایسا جادو ہے جو بغاوت کے سوئے ہوئے جن کو جگاتا ہے تجارتی ترقی کی تو صرف آڑ ہے حقیقت میں ہندوستانیوں نے اسی پولیٹیکل خیالات میں زیادہ جوش پیدا کرنے کیلئے ایجاد کیا ہے اس صورت میں یہ ہمارا فرض ہے کہ کسی طرح قانونی گرفت میں لاکر اسکا ذریعہ عمل بند کریں لفٹنٹ گورنر مشرقی بنگال کے تو صدمہ ایجاد نے ہوش و حواس ہی اوڑا دئے ہیں اونہیں خوف ہے کہ کہیں مسٹر فلر کی طرح میرا بھی بائکاٹ نہ کر دیا جائے اسلئے اونہیں اسکے علاج کی زیادہ فکر پڑی ہے۔ اون کے حواریین نے بہت کچھ زور لگایا کہ بائکاٹوں کو قانونی شکنجہ میں جکڑنے کی کوئی ترکیب سوجھ لگے مگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئی تو جناب مارلے سے درخواست کی کہ دیکھو تمہارے ہی مطلب کی بات ہے۔ ہم تو تمہاری مدد کے لئے ہر طرح تیار ہیں مگر کیا کریں بیتا بدوں کارروائی تو ہو نہیں سکتی۔ ہم نے بہت کچھ زور لگایا کہ اپنے مطلب کا کوئی قانون نکل آئے تم بھی ہمارا ہاتھ بٹاؤ تو شاید اپنی مقصد کوشش بارور ہو۔ ضرورت صرف اسی بات کی ہے کہ بائکاٹوں کی کوئی کارروائی قوانین سرکار کے خلاف ثابت کیجائے پس پھر آسانی ہو اونکی

جیسا کرے ویسا بھرے

ہندوؤں نے اس زمانہ میں مسلمانوں کو جیسا تنگ کر رکھا ہے اور اون کے ذلیل و رسوا کرنے میں جو رذیل حرکتیں کر رہے ہیں وہ ظاہر ہی ہے مگر غضب تو یہ ہے کہ بعض بیوقوف مسلمان بے سمجھے ان کی عادات سے واقف نہیں ہوتے ہیں۔ اور انکی دوستی پر بھروسا کر کے انکی باغیانہ کاروائیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ ہم کئی دفعہ لکھ چکے ہیں کہ مسلمانوں کو ان اعداے دین سے کسی طرح امید نیکی نہیں رکھنا چاہئے۔ مسلمانوں نے تو انکا پہلے بگاڑا۔ ہزاروں کو اپنا بنایا۔ انکی سلطنت چھینی۔ اور موجودہ گورنمنٹ کی نظروں میں ان کے مقابلہ میں بہت وفادار اور جان نثار ثابت ہوئے۔ پھر انسے مسلمانوں کو جو کچھ صدمے پہنچے کم ہے۔ ان کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف آتش حسد مشتعل ہے اور انکی زندگی کی یہی کوشش ہے کہ ہندوستان میں مسلمان کبھی ذرا سر اوٹھانے کے قابل ہو سکیں پھر ایسے ہیں کسطرح کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے ان بزدلوں میں اتنی ہمت تو ہے نہیں کہ علانیہ ہمارے ساتھ علم مخالفت بلند کریں کیونکہ مسلمانوں کی لاٹھی کی مار کا مزہ چکھ چکے ہیں لیکن مکر و فریب میں انہیں اعلیٰ درجہ کا کمال حاصل ہے۔ اور مسلمانوں کی سادہ دلی اور پاک باطنی کا انہیں تجربہ ہو چکا ہے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا سب سے اچھا طریقہ یہی ثابت ہوا ہے کہ انکی دوستی کا دم بھریں۔ خود کو انکا ہمدرد ہمقوم اور بہی خواہ ظاہر کریں۔ اور ہر طرح کا دھوکا دیکر اونہیں اپنا طرفدار بنائیں۔ اور جب اچھی طرح غافل ہو جائیں تو موقعہ پاکر انکے گلے پر چھری پھیریں۔ اور مسلمان ہیں

محبت اور دوستی کی باتیں

لیکن اور یہ ساری اگلی پچھلی باتیں بھولجاتے ہیں اور انہیں اپنا بھائی خیال کر کے ہر امر میں مدد دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ مگر اس زمانہ میں ہندوؤں کی ہوا ایسی بگڑی ہوئی ہے کہ حسب عادت انہوں نے مسلمانوں کو بہت کچھ دھوکا دیا۔ طرح طرح کے سبز باغ دکھائے۔ بہت کچھ سر چڑھایا۔ اپنا دوست اور اپنا حامی ظاہر کیا مگر مسلمانوں کو خدا نے ایسی نیک ہدایت دی کہ کسی طرح ان کے فریب میں نہ آئے۔ سہرباتوں میں انسے علیحدہ رہے۔ نہ تقسیم بنگالہ میں انکا ساتھ دیا۔ نہ سودیشی کی لغو تحریک میں انکی شرکت کی۔ اور نہ علانیہ بغاوت میں بزدل ہندوؤں کی مدد کے لئے انکے دلوں میں جوش پیدا ہوا۔ اسکا یہ اثر ہوا کہ گورنمنٹ کو مسلمانوں کی وفاداری سے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ اور سرکاری اعلیٰ عہدوں پر یہ ممتاز ہو گئے۔ کانگریس کی کوئی کوشش مسلمانوں کے لئے اتنی مفید ثابت نہیں ہو سکتی تھی جتنا اس وفادارانہ خاموشی نے کام دیا۔ مگر افسوس ہے بعض مسلمان اب بھی ایسے ہیں جو ہندوؤں کی موافقت کا دم بھرتے ہیں اور انکی باغیانہ حرکتوں میں شریک ہونیکی حماقت کر بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ کلکتہ کے عبد الغفور اور لیاقت حسین نامی دو مسلمان سوراج (یعنے اپنے گھر کی حکومت) کی تائید میں تقریریں کرنے اور ہندوؤں کی طرح اشتعال انگیز مضامین شایع کرنے کے وجہ میں گرفتار ہوئے ہیں اگرچہ ... از قوم بکرد ... (شعر) ... بالکل انکا مثل ہے مگر چونکہ انگریزوں کی وفاداری نے گورنمنٹ کی نظروں میں مسلمانوں کو اچھا ثابت کیا ہے اسلئے دو نامعقولین کی حماقت کا اثر متعدی نہیں ہو سکتا

دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے

ہندوؤں کی باغیانہ حرکتوں نے گورنمنٹ کو اسقدر بدظن کر دیا ہے کہ اسکی نظروں میں ابکا ذرا بھی بھروسہ نہیں رہا ہے۔ کوکانیڈا ضلع مدراس کا واقعہ ہم گذشتہ ہفتہ لکھ چکے ہیں اور یہ بتا چکے ہیں کہ وہاں کے لوگوں کے دماغ مادہ بغاوت سے بالکل پاک ہیں۔ صرف ایک اتفاقی واقعہ سے ذرا معمولی ہلچل ہو گئی ورنہ گورنمنٹ کی مخالفت سے اس معاملہ کا کوئی تعلق نہتا۔ وہاں کے لوگوں نے ایک جلسہ منعقد کر کے گورنمنٹ کو یقین بھی دلایا کہ ہم سچے وفادار رعایا ہیں۔ اور سرکار کی مخالفت کا ہمارے دلوں میں ذرا بھی خیال نہیں ہے پہر بھی عام ہندوؤں کی بغاوت نے اسقدر بدظن بنایا ہے کہ ان کے یقین دلانے سے کوئی اطمینان نہیں ہوا اور گورنمنٹ مدراس کی طرف سے گذشتہ چہارشنبہ کو ایک اعلان شایع ہوا کہ کوکانیڈا کی حالت اطمینان بخش نہیں۔ شورش کے آثار پائے جاتے ہیں۔ رعایا کی حرکتیں مشتبہ نظر آتی ہیں اسلئے یہ مناسب خیال کیا جاتا ہے کہ بطور حفظ ماتقدم یہاں کی پولیس میں اضافہ کیا جائے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ اس تعزیری پولیس کے تمام مصارف کا بار یہیں کی رعایا کو اوٹھانا پڑیگا۔ افسوس ہندوؤں نے اپنی سارے قوم کو بدنام کر دیا اور ابپر گورنمنٹ کو کوئی بھروسہ نہیں رہا۔ کام تو انسے کچھ بھی نہ ہو سکا مفت میں بدنام ہو گئے۔ اب کوکانیڈا کی رعایا کو ہر سال یہی خوف لگا رہیگا کہ خدا جانے کسپر گورنمنٹ کی نظر اشتباہ پڑتی ہے اور بے پرسش گرفتار کر کے داخل جیل کیا جاتا ہے۔ غرض یہ مصارف پولیس کا غیر ضروری بار پڑیگا اسکی مصیبت الگ بھگتو

بھیڑ کی لات گھٹنوں تک

ہندوستان کے ہندوؤں نے یہ خیال کیا کہ نہ ہماری شکایتوں کی طرف گورنمنٹ نے کوئی توجہ کی نہ تحریر بازی نے اسکا کچھ بگاڑا۔ ان دونوں ترکیبوں سے ہماری غرض حاصل نہیں ہوئی۔ اب ذرا آستینیں چڑھائیں تو گورنمنٹ ڈر کے مارے ہماری ساری درخواستیں منظور کریگی سچ ہے۔ المرء یقیس علی نفسہ۔ ان ہندوؤں نے دیکھ لیا کہ جیسے کسی گیدڑ بھبکی سے ہمارا... خطا ہو جاتا ہے ہوش گم ہو جاتے ہیں اسیطرح گورنمنٹ بھی ڈرپوک ہوگی اور ذرا سی دہمکی سے آسانی سے اسکو ہوش سیدھے کر دیگی۔ اسی امید پر انہوں نے بیڑوں کی سی اچھل کود شروع کر دی۔ ہماری سرکار عالیہ انکی بہادری سے اچھی طرح واقف۔ پچاس سالہ حکومت کے تجربے سے ثابت ہو گیا ہے کہ گو ہندوؤں کے دماغوں میں بغاوت کا مادہ ضرورت سے زیادہ ہے مگر ان سے کوئی اندیشہ بھی نہیں۔ اگر خدانخواستہ بہادر مسلمان انکے ساتھ شامل ہو گئے تو البتہ توپ بندوق کو تکلیف دینے کی ضرورت پڑیگی مگر ان بزدل ہندوؤں کا تو صرف یہی علاج ہے کہ انکے دو چار سرداروں کو گرفتار کرکے چپکے سے کہیں بھیجدیا۔ اور ان کا نشۂ بغاوت ہرن ہو گیا۔ اور سارے شکایتوں کی بھرمار اور سیاپا کی چیخ پکار کو گورنمنٹ گذشتہ سمجھ کر بہت ہی بے پروائی کے ساتھ خاموش بیٹھی رہی۔ لیکن جب دیکھا کہ شیطان نے ان سے ناشایستہ حرکت شروع کر دی ہے۔ اور یہ بندر کی طرح زمین سے دو دو گز اوپر اچھلنے لگے۔ تو ایک کو گرفتار کر لیا۔ اور دو چار کی

گرفتاریکا اعلان

شایع کر دیا۔ اعلان کا شایع ہونا کہ ہر بدماغ ہندو کے سینہ پر تو بجلی ناگہاں گر پڑی ہو ایسے خاموش ہو گئے جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔ ساری فرعونیت ناک کے رستے جھڑ گئی۔ اتنا ہی تو نہ ہوا کہ انکی خاطر جو گرفتار ہوا اسکی کچھ خبر لیتے۔ بلکہ جنہیں زیادہ ڈر معلوم ہوا وہ تو پکار اٹھے کہ ناحق اس مردود کو ہم سے کوئی واسطہ نہیں ہوگا۔ کسی چمار بھنگی کی قوم ہوگا۔ اسکے ساتھ ہم کیوں بدنام کئے جاتے ہیں۔ غرضکہ بیچارا گرفتار ہوتے ہی جماعت سے خارج کر دیا گیا۔ خیر یہ معاملہ تو رفت و گذشت ہوا اسیطرح دوسرے کی باری آئی وہ بھی پکڑا گیا اب تو ہندوؤں کے پیٹ میں بہت بری طرح چوہے قلابازیاں کھانے لگے۔ یہ تو سمجھے کہ سرکار کو کسی دیوی کی بھینٹ چڑھانا ہے تو دس بیس ہزار جانوں کی ضرورت ہے اسی ترکیب سے ایک ایک کرکے ہم سب پکڑ لئے جاینگے اسلئے اب لگے جلسے ہونے۔ بغاوت وفاداری کے ساتھ بدل گئی۔ لوگوں کو یہ نصیحتیں ہونے لگیں کہ دیکھو گورنمنٹ کی مخالفت کا بہت برا نتیجہ ہے۔ ہم جیتے سرکار کا کچھ بگاڑ تو سکتے نہیں۔ مگر ہمارے منہ سے ذرا بھی صدائے بیہنگام نکلی اور گورنمنٹ ہمارا گلا گھونٹ دیگی۔ ایسے جلسوں میں سب لوگ تو شامل نہیں ہو سکتے تھے۔ اسلئے اعلان شایع ہونے لگے۔ رعایائے پنجاب کی طرف سے ایک اعلان شایع ہوا جس میں گورنمنٹ کی وفاداری کا گیت گایا اور چند نام کنندہ ناعاقبت اندیش کی کارروائی پر نفرت ظاہر کرکے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ انسے ہمیں کوئی لگاؤ نہیں بلکہ اپنے خیال کے مختار ہیں مگر تمام رعایا کو انسے کوئی اتفاق نہیں

ہم گورنمنٹ کے وفادار اور جان نثار رعایا ہیں

کھلا ہوا ہے [illegible] اور ہمارا [illegible] گورنمنٹ کے [illegible] حکومت میں ہم بڑے عیش و آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ ہماری جان و مال محفوظ ہے علوم و ہنر کی ترقی ہے۔ تجارت و زراعت کو اعلیٰ درجہ کی سرسبزی حاصل ہوئی۔ ایسی رعایا پرور گورنمنٹ کی مخالفت کا خیال بھی ہمارے سر میں آ سکے۔ گورنمنٹ جو کارروائی کرتی ہے ہماری بہتری و فلاح کے لئے کرتی ہے۔ جو سخت سخت قوانین نافذ ہوتے ہیں وہ بھی مصلحت وقت پر مبنی ہیں مثلاً انعقاد جلسہ پر جو قیود لگائی گئی ہیں وہ محض حسب تقاضائے وقت ہیں ہماری بیقرار بھلی نے بھی اسطرح قید کیا۔ مگر امید ہے کہ جلد ہم اپنی حرکت پر نادم ہو سکے اور یہ ساری قیدیں بھی اٹھا دی جائیں گی۔ بجا ہے گورنمنٹ کی کسی کارروائی کی خوبی ہماری سمجھ میں نہ آئے مگر ہمارا تو یہی فرض ہے کہ گورنمنٹ پر بھروسہ کرکے اسکے احکام کی اطاعت کریں۔ رفتہ رفتہ اس بات کی مصلحت ہماری سمجھ میں آ جائیگی اسیطرح ایک اعلان آریہ سماج والوں نے شایع کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہمیں ملکی معاملات سے واسطہ کیا۔ ہمارا کام تو صرف اشاعت مذہب ہے۔ ملکی جھگڑوں سے ہم واقف نہیں اور انمیں دخل اندازی کی ہمیں کوئی ضرورت ہماری جماعت کے دو چار لوگوں نے پولیٹکل امور میں حصہ لیا۔ تو ساری قوم بدنام کیجاتی ہے۔ شورش پنجاب کا سارا الزام ہمارے ہی سر تھوپا جاتا ہے۔ حالانکہ ہماری جماعت کے جن لوگوں نے پولیٹکل امور میں مداخلت کی ہے انکو مذہب ہی سے بغاوت ہے بالکل بلکہ میں پیر ہی جیسی اپنی سوسائٹی کے معاملات میں

معرکہ آرائی

اسلامیہ بنک

ڈیر پنچ ۔ واللہ کیا ذائقہ ہے ۔ تو تم بھی چکھ لو
اب کیا ہے ۔ پانچوں انگلیاں گھی میں ۔ چنا سر
کڑاہی میں ۔ یار آج دعوت تھی ۔ اچھا پھر میں نے
کیا کیا نوش کیا ۔ بسنو قلیہ قیمہ باقرخانی ۔ پلاؤ ۔
زردہ ۔ آب آتش ۔ طرح طرح کے قواب ۔ بیانی
نے تو یہ بریانی ۔ تھوڑی سی ربڑی بھی تھی وغیرہ
وغیرہ ۔ خوب نوش جان کی ۔ کچھ ایسے کھانے میں
مشغول ہوئے کہ جانگیہ پسینے سے خشک و تر
ہو گیا ۔ خیال تو آیا تھا کہ ایک قلچہ جانگیہ میں لپکر
اوڑھ کر نچوڑ کر دو ۔ اپنے ڈیر پنچ کو دیں گے ۔ اس
خیال کے بیچ میں آنہی مع اپنے بار نگے کر
بس سمجھو کہ جیسے دسترخوان پر دھری ہوئی
بھی پھر تو ہم ایک دم وک تم فرانگر ود کا صیغہ
گردانے لگے ۔ مالک دعوت نے بھی کہا کہ بس
بھئی کچھ ۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اندھیرے میں
تجھے غائب ہو جائیں ۔ اسپیم پیر نابالغ کی
کی طرح پڑے بھاگے ۔ خیر سے تو نہ پڑا تھ
پھیرتے چھپے گھر آئے ۔ ہؤا اندازہ ۔ بڑی فکر
ہوئی ۔ اپنے اوندھے خیال کو چاندنی چوک
در پہ گشت گھر ۔ در و دیوار طاق چھپر سب کچھ
دوڑایا ۔ مگر کہیں بکتی ہوئی لنگوٹ نظر آئی ۔ جا کر
ٹکے تین پیسے کی کہیں سے ہاتھ لگتی تو آرام
نیند تو آتی مگر نیند کہاں ۔ انھیں بھی الٹیاں
اور ٹیاں کھانے لگیں ۔ اُدھر سے مچھروں نے
ضیافت کی ٹھہرائی ۔ لگے تن تنانے ہن بھنانے
بن سان جین جسپٹ کر کے جہاں موقعہ
ملا بست گھس گئے ۔ ایسے گرے جیسے

کوئی سسن ستاون کا بھوکا ہوتا ہے ۔ اول تو
خیر کچھ ہرج نہیں ۔ مگر اونھوں نے اس ہرجا
ہی ہرجا میں خدا جھوٹ نہ بلائے تو سارھے
ڈیڑھ پاؤ خون چوس لیا ۔ مگر کہاں تک اپنی بستری
لاتیں ۔ تھپیڑ ۔ گھونسے لگائے دو چار کی منڈیاں
مروڑیں ۔ تین پانچ کے دھڑ توڑے ۔ اور
بیرنگ بلٹی کر سیدھا خداگنج کو پہنچایا ۔ مگر وہاں
کیا کمی تھی جتنے مارے اوس سے چوگنے جواب
کے لئے اور آ گئے ۔ غرض ساری رات اسی نشست گشت
میں کٹی ۔ جب چار بجے تو گھر سے ہوا خوری کیلئے
نکل کھڑے ہوئے ۔ آنکھوں میں غنودگی تھی
ایک سانڈ پر جا گرے ۔ آگے بڑھے ۔ ایک
سائن بورڈ تختے پر لکھا ہوا تھا (اسلامیہ
بنک دہلی) دو چار سے پوچھا کہا جواب
دیا کہ یہ سودی بنک ہے جسکے منیجر (بانی)
ایک مسلمان صاحب ہیں ۔ ہاں بھائی پنچ
کیوں نہ ہو ۔ گلستاں بوستاں جتا فارسی
تیتر بٹیر ۔ انٹرنس ۔ مڈل ۔ ایڈل ۔ ڈبل
پڑھ پڑھا کے عالی دماغ ہو گئے ۔ انگریزی میں
ایل ایل ڈی اور فارسی کے اونڈ ہو گئے ہیں
مصدر گردان گردون کر اپنے مطلب کا لفظ نکال
بیٹھے ۔ اور لفظ بھی ایسا ڈبل ہے کہ وہ سیدھا
اہل اسلام کو تو جہنم ہی کا راستہ بتلاتا ہے ۔
پنچ ۔ وہ کونسا لفظ ہے ۔ اوس سے آگاہ کرو
بس جناب یہیں تک رہنے دو ۔ اگر واقعی
اسکا نام سن لوگے تو کم از کم تین انچ اوپر
کو اچک جاؤ گے ۔ ارے بھئی نام بتاؤ گے
یا یوں ہی تو تیرہ بائیس بتاؤ گے ۔ اچھا اس
شرط سے بتلاتا ہوں کہ کوئی کلمہ سخت انکی
شان میں نہ فرمائے گا ۔ جو اس بنک کے منیجر
ہیں کہ مبادا اونکی عزت ہتک ہو ۔ وہ لفظ سود

ہے ۔ (پنچ) ہیں یہ کیا سنا ! ۔ مسلمان اور سود
اجی ابھی کیا ہے یہ تو پہلا لقمہ تھا ۔ اپنے آپ
تو سودی پیسہ کو تصرف میں لائیں یا نہ لائیں
خدا معلوم زمانہ کی کوئی پہرتے ہیں ۔ اور لمبے
لمبے مضمون گزٹ میں چھاپتے ہیں
اور لوگوں کو رغبت دلاتے ہیں ۔ لعنت ہے
ان مسلمانوں پر جو سود کے پیسہ کو اچھا سمجھیں
اور سود کا لین دین کریں (پنچ) کیا بالکل
سچ کہہ رہے ہو ۔ اجی حضرت جھوٹ کی ناک میں
بکرے کی دُم ۔ اچھا تو ایک دو تین لعنت
اور پانچ طاعونی چوہے سر پہ سے صدقہ کر کے
میں بھی بھیجتا ہوں ۔ لو بھئی مسلمانو یا تو پیسہ
کا سودا دنیا میں لیلو یا جنت میں داخل ہونے
کا فکر کرو ۔ یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ خدا تعالیٰ
کے یہاں بھی اور حساب کتاب اور نئی پڑھنی بیز
کچھ ایسی گڑبڑ ہو جائے ۔ کہ سودی آدمی بھی
سیدھا جنت میں پہنچ جائے اوس وقت تو
ہمکو بھی قلق ہوگا ۔ مگر بھئی آنکھوں دیکھے اور
کانوں سُنے تو مکھی کھائی نہیں جاتی ۔ اور
سُنو ۔ اگر کوئی مسلمان بھائی سود خوار
بھیڑ گیدڑ جیسی کریگا تو کیا ہوگا ۔ غصہ میں
بلے اپ دو دو روٹیاں کم کھائیگا ۔ خیر گذشتہ
را صلوات آیندہ را احتیاط ۔ مسلمان بھائیو
سود سے بچو خدا کا شکر کرو ۔ اللہ تمہاری
دولت میں یونہی برکت دیگا ۔ اگر ممکن ہو سکے
تو سب ملکر غریبوں کے ساتھ سلوک کرو ۔ اور
اسباب کا خیال رکھو کہ غریب آدمیوں کو
سود دینے سے بچانے کی کوشش کرو کیونکہ
بعض اوقات غریبوں کو روپوں کی ضرورت
ہوتی ہے ۔ اور وہ سود دیکر روپیہ لیتے ہیں
اونکا زیور امانت رکھکر روپیہ دو ۔ پھر

دیکھو کر خدا تعالی تمہارے ساتھ کتنی مہربانی کرتا ہے۔

واقعہ

کہکہری سنانیوالا آپکا نامہ نگار۔ چتلی دروازہ دہلی

چمار کی عقل گدھی مین

بیاہ شادی کی لگن اور شوخ عشقبازون کی چتین اس بلا کی سفاکیس اثر رکھتی ہے کہ بھلے آدمی کے علاوہ ایک گنوار چمار بھی اسکی جہاک پار کرست۔ چوہے کی طرح سرپا لٹکتا ہے۔ حال مین علاقہ ملیح آباد ضلع لکھنؤ کے ایک چمار کی شادی علاقہ کاکوری ضلع لکھنؤ مین قرار پائی۔ چمار بالکل سودیشی چمار کالا تار کول کا بیپا تھا جیسا کہ چمارون کو ہونا چاہیئے۔ مگر چمارن بھگوان جانے کس سفید قرابے مین غوطہ کھاگئی تھی کہ اپنی قومیت سے بالکل بدیشی معلوم ہوتی تھی۔ نک سک چہرہ مہرہ ولایتی معشوقیت کے سانچے مین ایسی موزونیت سے ڈھلا ہوا تھا کہ جسکو دیکھکر چمار تو چمار بلکہ اچھے خاصے تیس مار کی رال ٹپک پڑتی تھی۔ چنانچہ یہ چمار اپنی سسرال علاقہ کاکوری کو پیر پوجانے کی رسم ادا کرنے کے لیے راہی ہوا۔ ساس نے اس چمار پہاڑی کوے کی شکل جو دیکھی تو غش طاری ہوگیا۔ کہ رام رام یہ کالا منہہ اور راکشش کی وہونی دال۔ ہے ہے مین تو ہرگز اپنی لڑکی کی شادی اس سے نہ کرونگی۔ ہائے یہ گلاب کی پتی ایسی تیرہ و تار آغوش مین کمہلا کر سیاہ پڑجائیگی۔ غرضکہ اسی حیص بیص مین بیاہ نامنظور شد۔ چمار صاحب سوختی سوار گھر واپس آئے اور اپنی پیار نمونہ دنیا مین کر دیکھنے لگے کہ ہائے بیٹہ جبلا ہاری

آخر یہ سوچکر کہ زندگی مونگری اور بدبختی گہرا۔ استرا الیکرڈ کہیت مین جا بیٹھے۔ اور اپنے آز حماقت کو کاٹ ڈالا۔ جب یہ چمارن گوبر کا ہیرا تھے تو پڑھا قصاب ہم کسی سے شادی نہ کرینگے۔ لہٰذا مناسب وقت ہے کہ اس آزر جولیت ہی کو القط کردیا جائے چنانچہ تراش خراش کرکے چمار گھر آیا۔ اور بیہوش ہوگیا۔ جس طرح ملیح آباد کے آم ٹپک کر دیکھکر لوگ چٹخارے لیتے ہین اسیطرح مردار گوشت پر چیلین گرتی ہین۔ اتفاق سے اس کٹے ہوئے عضو کو چیل لے اڑی مگر اسکی چونچ سے چھوٹکر یہ عضو کسی کے گھر مین گر گیا۔ لوگون مین اسکا تذکرہ ہوا۔ اور وہ عضو تراشیدہ پولیس کے پیش ہوا تحقیقات شروع ہوئی۔ پہلا پولیس کب چوکنے والی تھی۔ چٹ پٹ پتہ لگاکر مجرم چمار کو جا پکڑا۔ اور پولیس کے ذریعہ سے شفاخانہ لکھنؤ بھیجدیا گیا۔ ڈاکٹری علاج شروع ہوا۔ اب صورت افاقہ ہے مگر عضو واحد بالکل مختصر ہوگیا۔ خیر جی جان تو بچ جائے لنڈورے ہی بسر کرجائینگے۔

اب دیکھئے عدالت سے کیا سزا ملتی ہے۔ سچ پوچھئے تو چمار اور چیل دونون ہی بالکل چونچ نکلے۔ کیونکہ سسرال مین تو رنگ پر اعتراض ہوا تھا نکہ آز حماقت پر۔ مگر چمار کی حماقت تو دیکھئے جھنجلاہٹ کہان اور پرسے نیچے جاکر اوتاری ہے۔ ارے استرہ سے چہرے کی کہال ہی کہرچ ڈالی ہوتی۔ کسیقدر تو ابلق چہرہ بنتا۔ یا کسی لنترانی اشتہاری حکیم ڈاکٹر بید سے خوبصورتی کا پوڈر منگاکر رنگ چوکھا بنایا ہوتا۔ سچ ہے

چمار کی عقل گدھی مین ہوتی ہے۔ اور چیل کی حماقت دیکھئے کہ تراشیدہ عضو کو دوسرے کے گھر مین جا ڈالا۔ اسے چمار کی سسرال مین اسکو ڈالتی تو کچھ اثر بھی پڑتا۔ اور چیز بھی ٹھکانے لگتی۔

ابی چیل اور چمار دونون الو کی دم فاختہ نکلے۔

واقعہ (سنا ہا)

اظہار ظلم ہوتا نہ ہرگز یہ پیا کرون
ناچار ہوں کہ چشم تر اشکبار ہے

ظرافت کی جان فرعون بے سامان لابی نا بڑے کان نہ بہوت۔ شیطان مولوی فنی منشی پنچ بہادر زاد اشاعتہ وترقی ہوش و حواسہ سلامی حضرت ادھر بھی دیکھیے گئے یا صرف روپیہ ہی بنانے کی فکر مین فنافی الدفتر ہوگئے اہا حضرت بولے تو بے ادبی معاف فرشی آداب آسمانی تسلیم بصد تعظیم و تکریم کا بقچہ پیش ہے۔ کہئے نئے زمانہ پر آئے بھی تو اسقدر ناک بھون سکوڑتے۔ منہ کو ناک کٹے دم بنائے بے ہوائی گدھے اڑتو نچر نہین اونٹ نہین گھوڑے پر کیون سوار ہوکر تازیانہ بے مروت چٹکارتے آئے۔ ابھی کچھ نہ پوچھو آج ابر و دولت کے مزاج شریف کا تھرمامیٹر نارمل ڈگری پر نہین ہے۔ کیون کیا لی طاعون النسا کا دخل تو نہین ہوگیا۔ ابی نہین صاف صاف باتون مین بھی سمجھ کر لی گری خانم کے گرما گرم عتاب سے واللہ مارے عرق کے سارے جسم لسدار ہیچے نیند سے جان چونکے تو دیکھتے کیا ہین کہ ادھر لس

اونہہ قسم آگے لس پہنچے۔ بابت پر سون سے
بل ابر خانہ کا خدا بھلا کرے کہ اونہون نے بارش
کی بوچھاڑ سے لوگون کے گلے گندے ہوئے مزاج
کو کچھ اپنے اپنے ٹھکانے لگا دیا۔ اوس وقت
جب تھوڑا اطمینان ہو لیا۔ تو ہمدردی قوم
کی گورنمنٹ نے تم تک پبلک کی بہی خواہی
کے لئے ہر طرح لاتے کرہ کرتے جیسے اخبار کے
خریداران کی طرح پہنچا ہی دیا۔ کیا ہمیں نہیں
چاہئے کہ انصاف کا ڈنڈا نامضمون کے سر
ایسا دیکھا کہ لوگ خیالی پلاؤ کے دباؤ سے نکلیں
اور شہر کی پلاؤ کی مہاؤ سے نجات ہو۔ ابھی حضرت
ذرا کہو واقعہ تو کہہ مین تمہاری ہمدردی تہ
دل سے کرنے کو مستعد ہون۔ افسوس کیا کہون
کہتے کہتے بھی واللہ سہا جاتا ہون ع دہنو
میری داستان نہ سنو۔ ابھی کچھ منہ سے
بولو سر سے کھیلو بھی یا یون ہی فضول گوئی
مین خود دولت کا وقت اور اخبار کا کالم
سیاہ کر ڈالو گے۔ اچھا حضرت لیجئے اُڑیا جاتا
نانو بچا مرے دن نہ ہو جے۔ جو ہوا کرتی
مین تو اوسکو دیتا ہون سے

اظہار ظلم ہو تا نہ ہرگز پہ کیا کرون
ناچار ہون مین چشم نم اشکبار سے

حضور تاریخ اسکے قبل کچھ روز دن تک تو اپنا بہ
اس ذہن مین ہے کہ آٹو یہ نئی گیت اڑے ہ
کی مورچا کر دیا تو بہیا سو برا بیچا کر کے سے
ادی ادی، جو فی زمانہ ہر شخص کی زبان
کا ورد ہو رہا ہے۔ اسکا مطلب کیا ہو
یہ مطلب تو خیر ایک صاحب نے حل ہو گیا۔ اب
یہ سوجھی کہ دربار گہربار مین پہنچکر اپنے نیاز مند
کی ایمانداری کا چٹھا پیش کرین۔ ہان ہان
بشوق کیا آپنے نہیں سنا ہے ایک اُستاد نے
لکھا ہے کہ ہر قرعوں نے نا موسی۔ حضرت ہمارے
آباء و اجداد کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ
ہمارے جانشینان جدد نے اپنے شہر وارث
کے درمیان اخلاق کی ڈوری کو بیچا اپنے
نہایت مضبوط کرنے کے لئے طریقہ یہ نکالا
تھا کہ ماہ بارہ وفات مین شہر کا حصہ تقسیم
کرایا جاتا تھا۔ اور اس مین ہر شخص کو دو دو نان
تنوری نہایت نفیس جسکے دیکھنے سے فرشتون
کے بھی منہ سے پانی نکل پڑے۔ اور ایک مٹی
کے بڑے پیالہ مین چنے کی دال و قیمہ گوشت
جسمین ایک جنت آدمی سیر ہو جاتے تھے
ملا کرتی تھین تو کیا اب موقوف ہو گئیں
نہیں صاحب موقوف وقوف تو نہیں ہوئی
ہین۔ ڈہرا وہی ہے مگر اوسکی نئی نویلی
امنگ والون نے ریت بدل ڈالی ہے
رہ گیا۔ وہ یہ کہ اب لوگون کو بعوض نان
نانیان یعنے چھوٹی چھوٹی روٹیان ملنے
لگی ہین۔ اور دال کی حالت تو نہ پوچھئے۔
خود بدولت تو ایسی دال سے فصلی کو ڈبل
ڈبل دست مبارک کو ضرور ترجیح دینگے۔
حضرت نان کے عوض نانیان ہی تقسیم ہوتا
تو خیر یہ واہ ہے نیت۔ ممکن ہے کہ وقت
شدہ جائداد مین انقلاب زمانہ کے لحاظ کہ
جمعہ کی مینا کم و بیش ہو گیا ہو۔ ابھی تم
لکھی تو عجب بغلول ہو۔ اجی اسقدر رو دیا
ہین تو کچھ نقصان ہی نہ تھا۔ تو اب کہلم کہلا
سنئے۔ وہ سال بھر سے جو سبوس آرد
گندم جمع کئے جاتے ہین اونہین کی روٹیان
پکا کرتی ہین۔ شہر کے حیوانان مطلق کو تقسیم
ہوتی ہین۔ آرد گندم خود اور دیگر متعلقین
کو کھلایا جاتا ہے۔ جو روٹیاں عوام کیلئے
پکتی ہین۔ ردمین تکلف تو یہ ہے کہ بجائے تل
کے دو چار ٹکیان ڈالی جاتی ہین۔ رجسٹر
کے ذریعہ خرچ مین خوب نان آرد گندم درج ہے
تو یہان برائے نام نان سبوس آرد گندم
تقسیم ہو ہی جاتی ہین۔ بیچ المندرجہ تو یہ ماجرہ
ہے کہ عوام و مساکین کے حقوق حضرت عالم
شاہی اور فرخ سیری دونون سے جاتے
رہے۔ ہمین چاہئے کہ اگر ہم ممبر و قار پر بیٹھو
ہین تو ایمانداری کے اسٹیج پر بیٹھ ایسے
ایسے لاجواب پارٹ دکہائین کہ لوگ ست
بہ عار ہین۔ ہم تو کہے دیتے ہین۔ مانو نہ مانو
تم جانو۔ راقم

عرش سے مضمون چلا آتا ہے چھپر پھٹے
دیکھ لو اللہ یون دیتا ہے چھپر پھاڑ کے

لبقلمہ ہم ہین سرگشتہ خاں ہسری۔

ہنچہ اسٹیشن کے بابو خیالی رام کیریا اگزامینر
صاحب دو ماہ کی رخصت لیکر وطن کو تشریف
لیگئے تھے تو اونکی جگہ پر ایک بابو خلیق محمد
اجمیر شریف سے کام کرنے کے واسطے آئے
ماشاء اللہ آپکا کیا کہنا۔ تنخواہ تو کل سو
روپیہ ماہوار ہے لیکن بنکاتی اور کار فرور
لگائینگے۔ اور پائپ تو ہمیشہ منہ مین
لگا ہی ہوا ہے۔ شام کو دو پیگ برانڈی
یا وسکی ہمراہ سوڈے کے ضرور ہونا چاہئے
اور شب کے واسطے ایک عورت ہی ہونا فرض
ہے لیکن پاس تو نہیں۔ شراب دو تو
ادہار ہو مل جاتی ہے لیکن
عورت ادہار کب مل سکتی ہے۔ دیکھئے انہون
نے ایک فائر مین اللہ بخش کی عورت حسینہ بی
کو پیشتر تو بہن بنایا۔ اور پردہ ہے ناجائز

حرکت کیا کرتے کیونکہ اور بخش قائم مین ایک روز مکان پر رہتا تھا - وہ دور وزیبا پر سوان بابو صاحب کا خوب ڈال دیا ہوتا - غرض یہان تک کہ ان دونون مین بے انتہا درجہ کی محبت ہوگئی - ایک کو دیکھے بغیر ایک نہین رہتا تھا - بابو نیش محمد نے دفتر کا سب کام بھی چھوڑ دیا تھا اور شب و روز وہین بیٹھے لگائے بیٹھے - لیکن بابو خیالی رام کی رخصت پوری ہوگئی تو وہ نیمچ تشریف لائے - بابو نیش محمد کے دیکھکر ہوش باختہ ہوگئے - کیونکہ انکو یہ امید نہتی کہ اب بابو خیالی رام واپس یہان آئینگے - انکو تو یہی پختہ خیال تھا کہ یہین رہونگا - مگر مجبوری امر بابو خیالی رام کو چارج دیا - اور منہ اوٹھا کر سیدھے حسین بی کے مکان پر پہنچے - وہان جاکر سب سرگذشت حسین بی کے سامنے بیان کی - اور کہا کہ اب مین شب کو ٹرین سے اجمیر شریف جاتا ہون - یہ عورت مکارہ اسکے گلے مین ہاتھ ڈال کر رونے لگی کہ اب مین یہان رہکر کیا کرونگی - بہتر ہے کہ تم مجھکو بھی ہمراہ لیچلو - مگر افسوس مجھکو اسبات کا آتا ہے کہ تمنے خیالی رام کو چارج کیون دیدیا - اونکو واپس اجمیر شریف بھیجدیا - جیسے اون کے باوا کا ہی کاروبار ہو - بہت دیر تک تو دونون رویا کئے اور پھر وہ حسین بی کو ہمراہ لیچلنے پر آمادہ ہوگئے - وہ تو خدا کر پر جا رہی تھی فوراً تیار ہوگئی - اور یہ چھپا اونکو رات کی ٹرین سے لیکر اجمیر کا فور ہوگیا - یہان قرضخواہان اوسکی جان کو روتے ہین - لیکن ریفرشمنٹ روم منیجر نے تو مبلغ ...... روپیہ کا بل بنا کر سپرنٹنڈنٹ کے ....

اگر امیر صاحب کی کافی مین بھیجدیا ہے - مگر غریب روٹی والا اور دودھ والا - دہی بڑے والا اور مٹھائی والا یہ سب روتے ہیں - بابو ذکور ایک کتا بابو خیالی رام کا بھی چرا کر لیگئے - یہ بھی سراغ لگنے پر مبلغ ... روپیہ کی نالش کرینگے - دیکھئے کیا ہوتا ہے اگر کسی صاحب کو باور نہ ہو تو اسٹیشن نیمچ پر یا قصبہ بگانہ مین ان بابو صاحب اور حسین بی کا خلاصہ حال دریافت کرلین - یا عبدالحکیم منیجر ریفرشمنٹ روم سے دریافت کرین وہ انکا شروع سے اخیر تک ذرہ ذرہ حال معہ ترجمہ کے بیان کرینگے - اور زیادہ تحریر کرنے سے ان نالائقون کی قدر جاتی رہے گی - اتنا ہی بہت ہے -

راقم مین وہی ہون آپکا ہمدرد
ایچ - ایم - از نیمچ اسٹیشن

دستی بنام مدعا علیہ بغرض حاضری اصالتاً یا معرفت وکیل کے واسطے انفصال مقدمہ

(دفعات ۶۴ و ۶۶ مجموعہ ضابطہ دیوانی)

نمبر مقدمہ ۱۰۵۶ سنہ ۱۹۰۶ء

عدالت خفیفہ ضلع آگرہ باجلاس مولوی محمد سراج الدین صاحب بیرسٹرایٹ لا جج خفیفہ بہادر آگرہ

مدعیان:
منموہن و درگا پرشاد پسران لالہ بل انتظام بنیہ مالک دوکان لالہ بل منموہن واقع راوت پاڑہ آگرہ

بنام

ہرچند ولد گلاب چند و بھومراج و مانک لال پسران ہرچند مالک دکان

مدعا علیہم:
گلاب چند بھوم راج انوار بنیہ ساکن بمبئی محلہ مارواڑی بازار کوٹھی سے اسکے گھمبیر چند

ہرگاہ کہ مدعی نے تمہارے نام ایک نالش بابت ... کے دائر کی ہے لہذا تمکو حکم ہوتا ہے کہ تم بتاریخ بیس ماہ جون سنہ ۱۹۰۶ء وقت ۱۰ بجے دن کے اصالتاً یا معرفت وکیل عدالت مجاز حسب ضابطہ کے حاضر ہو اور جوابدہی دعوی مدعی مذکور کی کرو - ورنہ مقدمہ یک طرفہ فیصل ہوگا

بثبت میرے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۸ ماہ مئی سنہ ۱۹۰۶ء کو جاری کیا گیا -

(مہر عدالت)

دستخط پنڈت پرمانند منصرم

[illegible]

۱۰ جون کو لندن سے خبر آئی کہ کرمانشاہ (ایران) میں جدید تنازعات برپا ہوئے۔ اور جان و مال کا سخت نقصان ہوا۔ کئی جانیں تلف ہوئیں۔ وہاں کے گورنر کے ۲ ہزار محافظوں نے بزرگ سالار تھا وہیں پناہ لی ہے۔

سالار الدولہ کے خلاف جو مہم روانہ کی گئی ہے وہ مزید فوجی امداد کی منتظر ہے۔

مزید خبر ہے کہ حسام الملک نے گذشتہ شنبہ کو نہاوند کے قریب سالار الدولہ کو شکست فاش دی۔

طہران سے خبر آئی کہ مقام نہاوند میں مدعی تاج و تخت شاہزادہ کی سپاہ پر توپخانہ کے گولے اور شلے گئے۔ مقابلہ کی تاب نہ لا کر وحشی پسپا ہو گئے۔ مد مقابل کے ۹۰ مارے گئے۔

ضلع بار میں بغاوتیں شروع ہو گئی ہیں۔ اور اکثر دیہات تو بیشتر لوٹ لئے گئے ہیں۔

میکسیکو کی خبر ہے کہ مقام کو [illegible] میں پریسیڈنٹ کا بڑا [illegible] قتل کئے گئے۔

معاہدہ فرانس و جاپان پر گذشتہ دوشنبہ کو پیرس میں دستخط ہو گئے۔

ہانک کانگ سے خبر آئی کہ شورش پسند چینیوں نے شہر یونگ ننگ جو [illegible] کے نواح میں واقع ہے اور سپر حملہ کر دیا اور فوجی کیمپ اور ملک کے [illegible] کو آگ لگا دی۔ مقامی سپاہ نے باغیوں کا تعاقب کیا ہے۔

مقام [illegible] گذشتہ شورش میں حصہ لینے کے جرم میں ۸ ملکی اسیر گولی مار دئے گئے۔

[illegible] سے خبر آئی کہ اخبار والوں کو [illegible] سرکاری [illegible] گئی ہے کہ امریکا کے مسئلہ پر کوئی مضمون نہ لکھا جائے۔

۱۲ کی شام تک فرانس کی مزید آٹھ میونسپلٹیوں کے ممبروں نے استعفا دیا ہے۔

تازہ خبر ہے کہ سالار الدولہ مقام مندلی کی سمت فرار ہو گیا۔ یہ اسکی سسرال ہے۔ شاہ کے جان نثاروں نے [illegible] سے تعاقب کیا ہے۔

شاہ و ملکہ ڈنمارک کے خیر مقدم کی تقریب میں قصر بکنگھم میں پرتکلف شاہی ناچ کا جلسہ کیا گیا۔ مہاراجہ بیکانیر، مہاراجہ الور و راجہ پدوکوٹہ بھی اس جلسہ میں شریک تھے۔

میڈرڈ (اسپین) میں ان انارکسٹوں کی تحقیقات پوری ہو گئی جنہوں نے شاہ و ملکہ اسپین پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اخبار نویس [illegible] جسنے مورال کو فراری میں مدد دی تھی دو اور مجرموں کے ساتھ ۹ سال قید سخت کی سزا ملی۔ باقی سب رہا کر دئے گئے۔

قیصر جرمن نے موٹر کار کی انعامی دوڑ کا معائنہ کیا اسمیں کئی موٹر ٹوٹ گئیں ایک ڈرائیور بھی ہلاک ہوا۔

پورٹسمتھ میں ایک غوطہ خور کشتی کی بابت [illegible] جانسے لفٹنٹ ہارٹ اور دو آدمی زخمی ہوئے۔

شاہ و ملکہ ڈنمارک [illegible] کو روانہ ہو گئے۔ فرانس کی سیاحت کرینگے۔

[illegible] اور جمیکا (جیلی) میں ۱۲ جون کو سخت زلزلے محسوس ہوئے [illegible] آدمی [illegible] پہنچا ۵ آدمی ہلاک ہوئے۔ کئی مکان گر گئے۔

فرانس کی انجمن مزدوران کے سرغنوں (ٹریڈ یونینسٹ) اور لیڈروں کو ہڑتال [illegible] مالکوں کا اسباب [illegible] کرنے اور گورنمنٹ [illegible] کی ترغیب دینے کی پاداش میں ۲-۲ سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

[illegible] اور بیاور ضلع [illegible] کے مزدوروں نے بمبئی کے پوسٹ ماسٹر جنرل کو ترقی تنخواہ اور تعطیلوں کے حصول کی درخواست دی ہے۔

ولی محمد کانسٹبل گورکھپور پر الزام غبن عائد ہے۔ کانسٹبل محمد زمان الرحمٰن نے جو محرر تھا اور ولی محمد کے ساتھ کام کرتا تھا خودکشی کر لی۔

ماؤنٹ لیلیا میں بغاوت شروع ہو گئی اکثر ہوٹلوں پر لوٹ پڑی۔ کرسی میز وغیرہ اشیا فوجیں پھینکی گئی۔ اکثر آدمی گرفتار ہوئے۔

جبلپور کا طوفان بے تمیزی اتنا تک فرو نہیں ہوا۔ بلوائی سرکاری ملازمین پر حملے کرتے ہیں اور سرکاری اسباب لوٹتے ہیں۔

[illegible] اور [illegible] گنج کے چند دیہاتوں میں سیلاب آیا جس سے پیداوار برباد ہو گئی لوگ بھوکوں مر رہے ہیں۔ عوام سے امداد کی اپیل کی گئی ہے۔

جبلپور کی مورتیاں توڑنے کا جن ملزموں پر جرم عائد ہوا ہے ان میں کل ۸ آدمی ماخوذ تھے ۲ ملزموں کو پولیس نے غلطی سے گرفتار کیا تھا وہ رہا ہو گئے اور آٹھ پر جرم قائم ہے۔

شملہ کالکا ریلوے پر گذشتہ شب کو ایک حادثہ وقوع میں آیا۔ ٹرولی میل ٹرین سے ٹکرا گئی۔ اسکے سواروں کو ضرب آئے

کلکتہ کے دو مسلمان لیاقت حسین و ڈاکٹر عبد الغفور باریسال میں گرفتار کئے گئے۔ مطبوعہ اشتہارات شائع کرنے کا الزام ان پر عائد ہے۔ ۲۴ مئی کے سلطان الاخبار [illegible] کے ضمیمہ میں [illegible]۔ دنگے کی کا جو مضمون شائع ہوا اوسکی مخالفت میں اشتہارات چھپوا کر تقسیم کئے تھے۔ ایک اشتہار [illegible] درج

اخبار و فتر مین بہی وصول ہوا تھا جو ردی کی ٹوکری مین ڈال دیا گیا۔

منشی ابراہیم جنکے پمفلٹ نے مشرقی بنگال مین دہوم مچادی تہی مجرمون کو گرفتار کرکے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا ہوا ہے۔

دہلی پرسون شب ہفتہ گذشتہ کو قریب چار بجے دادر اسٹیشن پر ایک گڈز ٹرین کی ٹکر ہوگئی سگنل کی غفلت سے یہ حادثہ وقوع مین آیا۔ دونون ٹرینون کے انجنون اور گاڑیون کو نقصان پہنچا ہے۔

کیمرج فکٹری (قلعہ) کے پاس ایک بادمی کی گاڑی برقی ٹرام سے ٹکرائی۔ ٹرام اور گاڑی کو نقصان پہنچا۔

قلابہ مین ایک روئی کے پریس مین گٹھر تہ بہ تہ رکہے تہے گر پڑے جسکے نیچے دو آدمی دب گئے۔ ایک مزدور تہا جو وہین مرگیا۔ دوسرا جسکی گردن ٹوٹ گئی۔ حالت نازک ہے۔

عبداللہ میان نامی قدیمی بدمعاش کو کرم مرٹرہ چیف مجسٹریٹ کے اجلاس سے سستی سپرد کیا گیا۔

حسن بابا نامی ایک جوان لڑکی کو چیف پریزیڈنسی مسٹر ہوسٹن نے ۸ ضرب بید کی سزا دی۔

ایک ہندوانی مسماۃ کاشی بائی بہنڈار مین ہوجا کرنے گئی باہر نکلی تو ملزم اوسکے گلے کا ہار توڑ کر لے بہاگا تہا گرفتار ہوگیا۔ اور سزا پایا۔

کول واڑہ (سیوری) مین ٹرنگ چوری جاتی تہی۔ ایک ہندو عورت جو دوڑ پر ٹرنگ اٹہا رہی تہی جسم سے گر کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ زیر علاج ہے۔

تجو نت نامی برہمن کو جسنے ایک عورت کی جیب سے دام اور ... نکال لئے تہے اس جرم مین ... آدہ چینہ ... ہوئی ...

ایک مدراسی لڑکا مسٹر ہرمز جی کے نقدی کے بکس مین عنقہ کا نوٹ چرانے کے جرم مین ۸ ضرب بید کا سزایاب ہوا۔

تیاراجہ کپور رتہلہ لندن پہنچے۔

طہران سے خبرآئی کہ رحیم خان باغی جسکی فوج نے لوٹ مار برپا کر رکہی تہی اور رحیم خان کو گرفتار کرکے تبریز کے قلعہ مین مقید کیا گیا تہا اسکے خلاف پارلیمنٹ مین ریمارک کئے گئے کہ صرف قید ہی کافی نہین اسے قتل کرنا چاہئے۔ اسوقت تبریز مین موثر اسباب شورش رفع کرنے کے فراہم کئے جارہے ہین۔

لاہور مین چند لڑکون نے ایک لڑکے سے ارتکاب جرم خلاف وضع فطری کیا تہا اسکا مقدمہ ۱۷ جون کو فیصل ہوگا۔ لڑکے ضمانت پر چہوڑدئے گئے۔ گذشتہ پیشی مین سنا ہے کہ کالجون کے طلبا رکہ بر شہر لگے تہے۔

کراچی مین گذشتہ طوفان باد و باران سے میونسپلٹی کو ۰ ہزار کا نقصان ہوا۔ سنہ ۱۹۰۲ء کے طوفان مین ایک لاکہہ کا نقصان ہوا تھا۔

لالہ لاجپت رائے کے متعلق بمبئی مین ایک عرضداشت تیار کیجارہی ہے اسپر آنریبل سر فیروز شاہ مہتا۔ اور دیگر باشندگان بمبئی کے دستخط ہوکر بدست آنریبل مسٹر گوکہلے حضور وائسرائے کی خدمت مین پیش کیجائیگی۔

کوہاپور سٹیٹ کے کمشنر راجندر گہوش نے ایک جبہ کا نام ... تمام مجرم جنات جرمانہ اندور مین عدالت کی جانب سے وارنٹ جاری ...

ہوا تہا۔ بمبئی کے پولیس انسپکٹر گنگا ڈہر نے اوسے جمعہ گذشتہ کو گرگام مین گرفتار کیا۔ اور کوئٹہ بہیجدیا۔ ملزم ۱۲ ہزار روپیہ جو اسکی تحویل مین دیا گیا تھا لیکر فرار ہوگیا تہا۔

بارسیلی مین ۱۱ طلباء گرفتار کئے گئے سب ۵۰۰۰ روپیہ کی ضمانت پر رہا ہوئے ہین۔

افواہ ہے کہ ابن رشید سے جزائر عرب کے چند قبائل مین خونریز جنگ واقع ہوئی اور ابن رشید کی فوجون کو شکست کہاکر لوٹنا پڑا۔

طنطا (مصر) مین سخت بارش ہوئی گلی کوچون مینا پانی ہی پانی نظر آنے لگا۔ گہنٹون تک آمدورفت بند رہی۔

عباس پاشا جو خدیو مکرم کے رشتہ دار ہین ایام گرما بسر کرنے کے لئے یورپ کو روانہ ہوگئے۔ وہ اسی پارٹی مین خدیوی خاندان کے اراکین و معززین مصر موجود تہے۔

البانیہ کے چند سپاہیون نے مقدونیہ مین پہر شورش برپا کررکہی تہی اب وہ شورش بتدریج وہان شکل کی وجہ سے دن بدن دور ہوتی جاتی ہین۔

مصر کے چند علماء نے اپنی خدمت مدارس کے لئے وقف کردی۔ ماشاءاللہ!

علم حکمت کی مفید کتابین

بہار زندگی معہ رسالہ ... ہر قسم کی کہانسی ... چٹنی ... تیار کرنے کے نسخے اور تمام ... (تجربات عجائب) اس کتاب کی ... نسخے ... جوان جوانی ... لذت حیات ... سنکہ ... فہرست ... مفت منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

پتہ امیر احمد منیجر کارخانہ عطر ... دیوبند ... یاران

مجرب و آزمودہ [illegible] بعد حصول صحت قیمت [illegible]

[illegible]

بدنما داغ - چھوڑے پھنسی [illegible]

[illegible]

یاد رکھئے کہ دوا سازی [illegible]

[illegible]

[illegible] دوا سازی [illegible]

[illegible]

قیمت [illegible]

[illegible]

پتہ:- مینیجر شفاخانہ حاج الحرمین الشریفین [illegible] حکیم غلام نبی زبدۃ الحکما لاہور

[illegible]